نمبر ۳۵ | قادیان دارالامان ۱۸ ستمبر ۱۹۰۳ء مطابق ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

حضرت اقدس کی طرف سے جماعت کو ارشاد

چونکہ ہماری تمام جماعت کو معلوم ہوگا کہ اصل غرض خدا تعالےٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے کہ جو جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائی ہیں ان کو دور کر کے دنیا کے عام لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا جائے اور اس غرض مذکورہ بالا کو جسکو دوسرے لفظوں مین احادیثِ صحیحہ مین کسرِ صلیب کے نام سے یاد کیا گیا ہے پورا کیا جائے اس لئے اور انہین اغراض کے پورا کرنے کے لئے رسالہ انگریزی جاری کیا گیا ہے جس کا شیوع یعنی شائع ہونا امریکہ اور یورپ کے اکثر حصون مین بخوبی ثابت ہو چکا ہے اور بہت سے دلون پر اثر ہونا شروع ہو گیا ہے بلکہ امید سے زیادہ اس رسالہ کی شہرت ہو چکی ہے اور لوگ نہایت سرگرم شوق سے اس رسالہ کے منتظر پائے جاتے ہین۔ لیکن اب تک اس رسالہ کے شائع کرنیکے لئے مستقل سرمایہ کا انتظام کافی نہین۔ اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا تو یہ واقعہ اس سلسلہ کے لئے ایک ماتم ہوگا۔ اس لئے مین پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردون کو اس طرف توجہ دلاتا ہون کہ وہ اس رسالہ کی اعانت اور مالی امداد مین جہان تک اُن سے ممکن ہے اپنی ہمت دکھلاوین دنیا جائے گذشتنی گذاشتنی ہے۔ اور جب انسان ایک ضروری وقت مین ایک نیک کام کے بجالانے مین پوری کوشش نہین کرتا تو پھر وہ گیا ہوا وقت ہاتھ نہین آتا۔ اور خود مین دیکھتا ہون کہ بہت سا حصہ عمر کا گذار چکا ہون اور الہام الٰہی اور قیاس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ باقی ماندہ تھوڑا سا حصہ ہے۔ پس جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی مین میری منشاء کے مطابق میری اغراض مین مدد دیگا مین امید رکھتا ہون کہ وہ قیامت مین بھی میرے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص ایسی ضروری مہمات مین مال خرچ کریگا مین امید نہین رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال مین کچھ کمی آجائے گی بلکہ اس کے مال مین برکت ہوگی۔ پس چاہیے کہ خدا پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لین کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ اس راہ مین خرچ کرین تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہین ہوگا یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم مین وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے امتین انتظار کر رہی تھین اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتون سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے اور خدا تعالےٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت مین داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ مین خرچ کریگا یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہین کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہین کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم مین سے خدا سے محبت کر کے اس راہ مین مال خرچ کریگا تو مین یقین رکھتا ہون کہ اس کے مال مین بھی دوسرون کی نسبت برکت دیجائے گی کیونکہ مال خود بخود نہین آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ مین وہ خدمت بجا نہین لاتا جو بجالانی چاہیے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال

کا دیگر یا کسی اور رنگ سے خدمت بجا لاکر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان

ہے کہ تم کو اس خدمت کے لئے بلاتا ہے

اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دیگا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا محتاج نہیں ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے تھوڑے دن ہوئے کہ بمقام گورداسپور مجھ کو یہ الہام ہوا تھا کہ لا الہ الا انا فاتخذنی وکیلا۔ یعنی میں ہی ہوں کہ ہر ایک کام میں کارساز ہوں۔ پس تو مجھ کو ہی وکیل یعنی کارساز سمجھ لے اور دوسروں کا اپنے کاموں میں کچھ بھی دخل مت سمجھ۔ جب یہ الہام مجھ کو ہوا تو میرے دل پر ایک لرزہ پڑا اور مجھے خیال آیا کہ میری جماعت ابھی اس لائق نہیں کہ خدا تعالیٰ ان کا نام بھی لے اور مجھے اس سے زیادہ کوئی حسرت نہیں کہ میں فوت ہو جاؤں اور جماعت کو ایسی ناتمام اور خام حالت میں چھوڑ جاؤں۔ میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک ... دل میں جمع نہیں ہو سکتے جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا کہ اس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے اور امساک اس سے دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ اور یقیناً سمجھو کہ صرف یہی گناہ نہیں کہ میں ایک کام کے لئے کہوں اور کوئی شخص میری جماعت میں سے اس کی طرف کچھ التفات نہ کرے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ بھی گناہ ہے کہ کوئی کسی قسم کی خدمت کرکے یہ خیال کرے کہ میں نے کچھ کیا ہے۔ اگر تم کوئی نیکی کا کام بجا لاؤ گے۔ اور اس وقت کوئی خدمت کرو گے تو اپنی ایمانداری پر مہر لگا دو گے اور تمہاری عمریں زیادہ ہوں گی اور تمہارے مالوں میں برکت دی جائے گی۔ مجھے اس بات کی تصریح کی ضرورت نہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا خدمت بجا لاتے تھے اب تم سوچ کر دیکھو کہ یہ خدمات ان خدمات کے مقابل پر کیا چیز ہیں۔ میں تم میں بہت دیر تک نہیں رہوں گا اور وہ وقت چلا آتا ہے کہ تم پھر مجھے نہیں دیکھو گے اور بہتوں کو حسرت ہوگی کہ کاش ہم نے نظر کے سامنے کوئی قابل قدر کام کیا ہوتا سو اس وقت ان حسرات کا جلد تر تدارک کرو۔ جس طرح پہلے نبی رسول اپنی امت میں نہیں رہے میں بھی نہیں رہوں گا۔ سو اس وقت کا قدر کرو۔ اور اگر تم اس قدر خدمت بجا لاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائدادوں کو اس راہ میں بیچ بھی دو۔ پھر بھی ادب سے دور ہوگا کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے۔ تمہیں معلوم نہیں کہ اس وقت رحمت الٰہی اس دین کی تائید میں جوش میں ہے اور اس کے فرشتے دلوں پر نازل ہو رہے ہیں۔ ہر ایک عقل اور فہم کی بات جو تمہارے دل میں ہے وہ تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہے۔ آسمان سے عجیب سلسلہ انوار جاری اور نازل ہو رہا ہے پس میں بار بار کہتا ہوں کہ خدمتیں جان توڑ کر کوشش کرو مگر دل میں مت لاؤ کہ ہم نے کچھ کیا۔ اگر تم ایسا کرو گے ہلاک ہو جاؤ گے یہ تمام خیالات ادب سے دور ہیں اور جس قدر بے ادب جلد تر ہلاک ہو جاتا ہے ایسا جلد کوئی ہلاک نہیں نہیں ہوتا۔ اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اس خدمت کے ساتھ دوسری خدمات میں بھی سست مت ہو۔ بہت نادان وہ شخص ہے کہ وہ اگر کوئی نیکی کرتا ہے تو اس طرح پر ایک نیکی میں فتور ڈال کر دوسری نیکی بجا لاتا ہے وہ خدا کے نزدیک کچھ چیز نہیں بلکہ تم ان نیکیوں اور خدمتوں کو بھی اپنے دستور کے مطابق بجا لاؤ اور یہ نئی خدمت جو بتائی جاتی ہے اس میں بھی پوری کوشش کا نمونہ دکھاؤ اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جاوے تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا اور میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں۔ بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔ سوائے جماعت کے سچے مخلصو خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کے لئے ہمت کرو۔ خدا تعالیٰ آپ تمہارے دلوں میں القا کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے۔ اب اس سے زیادہ کیا لکھوں خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دیوے۔ آمین ثم آمین

الراقم خاکسار میرزا غلام احمد

اسے بھی ضرور پڑھ لیجئے مگر توجہ سے

میری یہ دعا ہے کہ میگزین کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ البدر کو بھی ترقی دیوے اور وہ دن قریب ہو کہ موجودہ قیمت سے بھی ارزان تر یہ جماعت میں اشاعت پا دے جیسے میگزین نے کسر صلیب کے فرض کو انجام دیا ہے اسی طرح میری اور نیز دیگر احمدی بھائیوں کے لئے یہ تزکیہ نفس اور رشد اور ہدایت کا موجب ہو۔

میں اس امر پر بھی تشکر کرتا ہوں کہ البدر کی ارزانی قیمت نے بہت سے احباب کو اس قابل بنا دیا ہے کہ وہ بخوشی خاطر البدر اور میگزین کو خرید سکیں میگزین اردو اور البدر کا چندہ سالانہ للعہ ہوتا ہے اور یہ ایک ایسی رقم ہے جسے سال بھر میں ہر ایک آدمی جماعت کا بخوشی ادا کر سکتا ہے اس لئے جو احباب میگزین کی اشاعت اور خریداری میں کوشش کریں وہ البدر کا بھی ساتھ ہی خیال کریں کہ فایت کی کفایت اور ثواب کا ثواب

محمد افضل

یورپ میں اخبار بینی

ملک یورپ میں کوئی عورت - مرد - بچہ - بوڑھا - جاہل عالم سوائے اخبار پڑھنے کے گزارہ نہیں کر سکتا گاڑی بان نے گاڑی کھڑی کی اور جیب سے نکال کر اخبار پڑھنا شروع کر دیا ہے خادمہ نے گھر کے کام کاج سے فرصت حاصل کی اور اخبار کھول کر مطالعہ کر رہی ہے۔ گھروں میں لوگوں کی کھانوں کی میزوں پر اخبار کی ٹوکری ساتھ رکھی جاتی لازم ہے امیر آدمی صبح بیدار ہو کر اول کھانے کی میز پر جاتا ہے تو چائے کے ساتھ تازہ اخبار بھی پڑا ہوا پاتا ہے اور ایسی ہی کیفیت اب قسطنطنیہ میں بھی ہے اور اب کوئی مہذب ملک اور قوم نہیں ہے جہاں اخبارات کی مانگ نہ ہو۔ پس جبکہ ان تمام اخبارات کی جنہیں کوئی روحانی امر اور سچا آسمانی فلسفہ نہیں ہوتا وہ خود میں اس قدر قدر کرتی ہیں تو احمدی قوم کو رشک کرنا چاہئے کہ ان کا البدر اخبار جو ان کے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات ان تک پہنچاتا ہے کس قدر قدر کے قابل ہے اور اس صورت میں جبکہ دوسرے اہل اسلام اور دیگر اقوام میں یہ اخبار بہ لحاظ اپنے مضامین کے اشاعت نہیں پا سکتا تو اگر احمدی احباب اس کی اشاعت اور استحکام میں امداد نہ فرماوینگے تو اور کون اس کام کو سر انجام دیوےگا

حضرۃ اقدس کے ارشاد کے موافق مفصلہ ذیل اصحاب نے امداد فرما کر اپنے اخلاص کا ثبوت دیا ہے:

نام	رقم	نام	رقم
خواجہ کمال الدین صاحب	سہ	جماعت سیالکوٹ معرفت ماسٹر	
حکیم محمد حسین صاحب قریشی	عـہ	غلام محمد صاحب	صـہ
چودہری نواب خان صاحب	صـہ	حافظ معین الدین صاحب	عگ
حکیم فضل دین صاحب	عـہ	سیٹھ عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا	للعہ
منشی محمد افضل صاحب ایڈیٹر البدر	لعہ	جماعت شملہ معرفت برکت علی صاحب	للعہ
منشی محمد اسحاق صاحب اوورسیر	سے	جماعت پشاور	للعہ
میاں نجم الدین صاحب	صر	شیخ نور احمد صاحب	للعہ
ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب	للعہ	میر مردان علی صاحب حیدر آباد دکن	
مفتی محمد صادق صاحب	عگ		مـعـہ
شیخ غلام احمد صاحب نیشنز فروش	للعہ	ڈاکٹر محمد حسین لکھا صاحب چنبرہ	سـہ

الہامی کتاب کی پہچان

مضمون نمبر ۱

مبتدی اور ناتجربہ کار انسان بعض دفعہ عالم حیرت مین پڑکر یہ سوال کر بیٹھتا ہے کہ دنیا کی بہت سی پیش کردہ کتابون میں سے کس کتاب کو .... اختیار کیا جاوے جس پر عمل درآمد کرنے سے وہ خدا کو پالے اور اسی دنیا مین اس کو خدا تعالےٰ کی برتر اور مقتدر ہستی پر کامل یقین آجاوے۔ پس ایسے سائل کو چاہیے کہ وہ دیکھ لے کہ کون سی کتاب صفات باری تعالےٰ کے بیان کرنے مین کامل ہے اور اس مین خدا کی نسبت کیا تعلیم ہے۔ یعنی اس کی توحید اور قدرت اور علم کے بارے مین کیا بیان کیا ہے انسان کے نفس کے بارے مین اور ایسا ہی عام طور پر انسانی چال چلن اور اس کے حقوق فیمابین کی نسبت کیا تعلیم ہے کیا عام قوانین قدرت سے اس کتاب کی تعلیم منافی نہو اور انسان کو شبہات کی تاریکی سے باہر نکالنے کے لئے کثرت سے اس مین سامان موجود ہون کیونکہ الہامی کتاب کی منجانب اللہ ہونے کی یہی بڑی شناخت ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی توحید اور اس کا علم اور قدرت بیان کرنے مین کامل البیان ہو۔ اور حق العباد کے بیان کرنے مین پورا حق ادا کر سکے اور اس مین ایسے قوانین مستمرہ پائے جائین جن پر عمل درآمد کرنے سے انسان ایسے مقام یقین تک پہونچ جائے کہ گویا خدا کو اپنی آنکھون سے مشاہدہ کر رہا ہے اور اس مین ایسے واقعات عظیمہ پائے جائین جو آئندہ زمانہ مین ظہور پذیر ہوتے رہین اور وہ قوانین ایسے نہون جن کا انحصار فقط قیاسی اٹکلون اور انسانی تجاویز پر ہو بلکہ امین ایسے عظیم الشان قومی اور ملکی اور اخلاقی اور تمدنی تغیرات کا علم بھی ہو جو انسانی بہبود سے تعلق رکھتا ہو اور جس مین اس کتاب کے لانیوالے کے دعوے کے ساتھ اس کی اپنی عظمت اور جلال کا بیان ہو اور اسمین مدعی کتاب کی اپنی فتح اور اس کے دشمنون کی شکست۔ اپنی عزت اور مخالفون کی ذلت۔ اپنا اقبال اور مکذبون کے زوال کا ذکر ہو اور یہ امورات نہ فقط بنی نوع انسان تک محدود ہون بلکہ اجرام فلکیہ آسمان پر اور ذرات زمین مدعی کتاب کے شاہد عادل ہون اور وہ قوانین مستمرہ ایسے غیر متبدل طریق اور ایسی علی اور فصیح زبان مین بیان ہو جس کی نظیر ملنی ناممکن ہو اور اس مین یہ تاثیر پائی جاوے کہ صاحب کتاب کے ساتھ محبت کرنے اور اس کی اتباع سے یہ نتیجہ پیدا ہو کہ تابع متبوع کی برکات اور انوار اور نکات سے علی قدر مراتب پورا پورا حصہ لے سکے۔

انسان چونکہ فطرتاً اس امر سے عاجز اور درماندہ ہے کہ وہ اپنی سعی اور محنت سے ایسے قوانین بنا سکے جو دائماً اس کے بعد اور اس کی آئندہ نسلون کے لئے کار آمد ہوسکین یا ایسے واقعات عظیمہ جو آئندہ زمانہ سے تعلق رکھتے ہون از خود بنا سکے یا بیان کر سکے یا ایسے از خود تراشیدہ امورات کی بنا پر کوئی تحدیانہ دعوی ہی کر سکے جس مین اسکی اپنی فتح اقبال اپنی عظمت اور مخالف کی ذلت درج ہو اور چونکہ ایسے امورات اور واقعات بیان کرنا خاص خدا تعالےٰ کا ہی فعل ہے اس لئے اس وراء الورا اور قادر مطلق ہستی نے انسان پر رحم فرما کر اپنی قدرت علی الاطلاق اور ربوبیت اور مالکیت کے اثبات کے لئے ایسے واقعات کا اپنی کتاب مین ذکر کرنا ضروری اور لابدی جانا تاکہ ضعیف البنیان انسان ایسے واقعات کو دیکھ کر علی وجہ البصیرت اس کی راہ مین ہر ایک مجاہدہ کی برداشت کرنے مین ایسا انبساط اور سرور اور لذت محسوس کرے اور اس کی رضا حاصل کرنے مین غیر اللہ سے بکلی انقطاع تبتل اختیار کرے۔ اور پھر جس قدر مذکورہ بالا امورات اور واقعات وسعت اور عظمت کے اجزا اپنے اندر رکھتی ہو گی۔ اور ان کا وقوع صفائی اور جلادت سے ہوگا اسی قدر اس کتاب اور صاحب کتاب کی عظمت دنیا پر ثابت ہوگی ؛

ان تمام مذکورہ بالا باتون کو مد نظر رکھکر جب ہم وہ تمام کتابین جن کے الہامی ہونے کا دعوے کیا جاتا ہے اس معیار پر لگا کر پرکھتے ہین تو بالضرور ہمکو یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ آج صفحہ روزگار پر صرف ایک ہی کتاب ہے جو اپنے دعاوی کو دلائل قاطعہ کے ساتھ اس معیار پر رکھ کر پورا اتر سکتی ہے وہ کتاب کونسی ہے وہ قرآن شریف ہے اور صرف ایک ہی صاحب کتاب ہے جس کی روحانی تاثیر اب تک اسیطرح دلون پر اثر کر رہی ہے جیسے کہ وہ پہلے تھی اور وہ ذات پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس سے محبت کرنے سے انسان ان برکات کو پالیتا ہے جو ایک برگزیدہ انسان مین ہونے ضروری ہین۔ قرآن شریف ہی ایک ایسی افضل اور اعلی اور کامل اور مکمل کتاب ہے جو قوانین فطرتیہ مستمرہ اور امور غیبیہ کے بیان مین ایک بحر ذخار اور دریائے ناپیدا کنار کی طرح موجزن ہے اور جس قدر انسان صدق دل اور استقلال کے ساتھ طالب حق بنکر اس سمندر مین غوطہ زنی کرتا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت سے خدا تعالےٰ سے ملتجی ہوتا ہے اسی قدر وہ مقصود کے دولت سے مالامال ہو جاتا ہے۔

دوسرے مضمون مین ہم خدا تعالےٰ کی توحید اور اس کے علم اور قدرت کی بارہ مین طالب حق کے لئے لکھینگے

انشاء اللہ تعالےٰ

ن۔ب

نظم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

از منشی گلاب الدین صاحب رہتاسی

ہو سوم مصحف پاک پر لاؤ ایمان — بغیر اس کے نجات ہی نہیں سکتا انسان

مکمل ہدایت اگر ہے تو قرآن — مہیمن کتابون ہو حرف فرقان

مجسّم ہے رحم اور نور و شفا ہے — بصیرت ہے آئینہ حق نما ہے

کتابون میں بھی یہی کرتا بیان ہے — یہی اشتہارون سے ہوتا عیان ہے

بہت شرک و بدعت سے بیزار ہے وہ — یہی کرتا مر مر کے تکرار ہے وہ

مریدون سے لیتا ہے اقرار پہلے — دم مرگ تک وہ شرک سے بچین گے

رسول خدا نے یہی تو کہا تھا — مرے بعد اک وقت آئیگا ایسا

عروج اس قدر شرک و بدعت کا ہوگا — نہ ہوگا پتہ دین اصلی کا اصلا

مگر سب سے بڑھکر صلیبی ہو فتنہ — پھلے پھولے اتنا کہ ممکن ہو جتنا

مسلمان بھی تائید اس کی کرینگے — مسیح کو اٹھا آسمان پر دہرین گے

نہ خوف خدا اور نہ پاس محمدؐ — مسیح پہن لیگا لباس محمدؐ

جب ہو گرشان سرور انبیاء کی — تب آئیگی غیرت مین غیرت خدا کی

محمدؐ کی امت سے عیسیٰ ہو پیدا — کہ مہدی بھی ہو دوسرا نام جس کا

نشانون مین کچھ کسر باقی نہین ہے — اسی کے مطابق غرض ہر کہین ہے

نصاری مسیح کو خدا جانتے ہین — کبھی اسکو ابن خدا مانتے ہین

وہ کہتے ہین خالق ہے ارض و سما کا — بٹاتا ہے ہاتھ ہر عمل مین خدا کا

بتاؤ مسیح کے سوا کوئی ایسا — مع الجسم جو بنے خدا کے ہو بیٹھا

محمدؐ کی امت کو بھی وہ سناوے — خدا اسکو جب آسمان سے اتارے

جب عیسیٰ کو اتنا بڑہاتے ہین یارو — محمدؐ کا رتبہ گھٹاتے ہین پیارو

مسلمانون اب ڈوب مرنے کی جا ہے — تمہاری سمجھ بوجھ کو کیا ہوا ہے

زبان سے ہی ان کی ہم آوازہ ہو تم — کہ عیسائی بننے پہ آمادہ ہو تم

گلاب اک اشارہ ہے عاقل کو کافی — نہ ہو سکو نشان سست جاہل کو کافی

عبادت کی جا چند کلمون ڈالی ہے — سخاوت کی جا چند رسمون ڈالی ہے

دیا چھوڑ قرآن سب نے خدا یار — محمدؐ کی سنت کو دل سے بھلایا

احادیث کو سمجھیں قرآن پہ قاضی — مقدم سمجھتے ہین مذہب رواجی

بھلا ایک امت کے ہون اتنے فرقے — بہتر تہتر دیا اس سے بڑھ کے

جو قرآن سنت کو چھوڑیگا یارب — وہ منہ تیری درگہ سے موڑیگا یارب

اگر مصطفےٰ خاتم الانبیاء ہین — تو پھر کس لئے بدعتیں جابجا ہین

ذرا جیکے قرآن و سنت کو چھوڑا — تو بس مہر ختم نبوت کو توڑا

ہے کامل نمونہ کی لاکن ضرورۃ — جو بالکل ہی ہو وے فنا فی النبوت

جب اصلی نمونہ محمدؐ کا آیا — تو انکار سے شور سب نے مچایا

کسرِ صلیب

مار آستین

عیسائیون کے ایک ماہوار رسالہ بنام **ترقی** جلد ۲۱ نمبر ۸ مین ایک مضمون بعنوان حضرت مسیح کی موت اور بعثت کا اثبات نکلاہے جس سے اس امر کا ثبوت ملتاہے کہ منجملہ کسر صلیب کے ان اسباب کے جو کہ خدا تعالےٰ نے ان دنون حضرۃ مرزا صاحب کی صداقت پر مہر لگانے کے لئے پیدا کئے ہین ایک یہ بھی سبب ہے کہ ہندوستانی عیسائی اب اپنے مذہب کے لئے مار آستین بنتے جاتے ہین اور جیسے یسوع کے ایک حواری نے روپیون کی خاطر اپنے استاد کو دشمنون کے حوالہ کر کر اس کی خدائی مین بٹا لگا دیا اور جس کے لئے یسوع کی قوم کو کفارہ اور لعنت کا مسئلہ گھڑنا پڑا۔ اسی طرح اب یہ ناخلف حواری بھی یسوع کے پیچھے ہاتھ دہوکر پڑے ہین کہ زبان سے تو کلمہ یسوع کا پڑھتے ہین مگر ڈہنگ وہ اختیار کرتے ہین جس سے یسوع جھوٹا اور کاذب ثابت ہوتاہے اس سے پیشتر ہی بچارے کی کونسی ایسی پیشین گوئیان ہین جو اس کی صداقت کا معیار ہون۔ لیکن اگر کوئی پیشگوئی بھولے بھٹکے سے ایسی ہے بھی کہ بمصداق ؎ گاہ باشد کہ کودکے نادان بغلط برہدف زند تیرے وہ کسی وجہ سے ٹھیک بیٹھ جاتی ہو تو یہ مار آستین ہندوستانی عیسائی ہرگز نہین چاہتے کہ وہ ٹھیک ثابت ہو۔ البدر مین کسر صلیب کے عنوان کے نیچے ہمنے اکثر اہل یورپ کی رائے جو کہ عیسائیت کی نسبت ہے لکھاہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ لکھینگے وہ اہل الرائے تو کھلم کھلا مسیحی مذہب کی مخالفت کر رہے ہین اگرچہ وہ اپنے آپ کو عیسائی کہتے ہین لیکن وہ اپنے آپ کو بحیثیت مذہب کے ہرگز عیسائی نہین کہتے بلکہ بلحاظ ایک قوم کے عیسائی شمار کرتے ہین لیکن ہندوستان کے عیسائی بہ لحاظ مذہب کے عیسائی ہوکر پھر وہ کام کرتے ہین جس سے ان کا صلیبی مذہب خود پاش پاش ہو جیسے کہ اس رسالہ ترقی مین اس امر کو ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی گئی ہو کہ مسیح صلیب پر ضرور مرا۔ ضرور اس کی دعا ایلی ایلی لما سبقتنی نہ سنی گئی اور اسے وہ دن نصیب ہوا کہ کم سے کم وہ خدا کن برگزیدون مین شمار ہوتا جن کی دعائین اڑی مشکل کے وقت سنی جاتی ہین۔

یسوع کے ان نشانون مین سے جن کا ذکر اس نے یہود سے وعدہ کیا تھا کوئی بھی پورا نہ ہوا اور اسی لئے یہود اس کے دشمن بنے اور جب انہون نے اور نشان طلب کئے کہ اچھا وہ تو گئے گذرے اب کوئی اور نشان ہی دکھاؤ تو اُس نے کہا کہ اس زمانہ کے بد اور حرام کار لوگ نشان مانگتے ہین مگر سوائے یونس نبی کے نشان کے اور کوئی نشان ان کو نہ دیا جاوے گا گویا مسیح نے خود مہر لگا دی تھی کہ صرف یہی ایک نشان ہے جو ظاہر ہوگا اور اس سے تم مجھے سچا سمجھ لینا پس اس نشان کی تصدیق اسی وقت ہو سکتی ہے کہ جب مسیح صلیب پر نہ مرے۔ کیونکہ یونس نبی کا نشان کیا تھا صرف یہی تھا کہ جب اُسے کشتی والون نے سمندر مین ڈال دیا تو ایک مچھلی نے اُسے نگل لیا اس مچھلی کے پیٹ مین جو بطور قبر تھی یونس زندہ داخل ہوا اور تین دن تک اس مین زندہ ہی رہا اور دعائین کرتا رہا اور پھر زندہ ہی اس کے پیٹ سے نکلا اور نکلنے کے بعد زمین پر ہی رہا اور زمین پر فوت ہوا۔ غرض کہ مسیح نے یہود کو بتلایا کہ یہی میرا حال ہوگا کہ مین بھی بظاہر تو موت کے منہہ مین ڈالا جاؤن گا اور جیسے ان کشتی والون نے تو یونس کو اپنی طرف سے مار ہی ڈالا تھا مگر وہ پھر بھی زندہ رہا اسیطرح یہود اپنے زعم مین تو مجھے مار دین گے لیکن مین زندہ ہی رہون گا اور ان کو دھوکا لگیگا اور قبر مین تین دن تک مین زندہ رہون گا اور پھر نکل کر اسی زمین پر زندگی بسر کرون گا جیسے یونس نے کی اور پھر یونس کی طرح زمین پر ہی مرون گا۔ غرضکہ مسیح کا یہ نشان یونس والا اسی وقت نشان ٹھہر سکتا ہو جب کہ مسیح کو صلیب پر موت نصیب ہوا اور وہ زندہ قبر مین داخل ہو مگر یہ مسیح کے دشمن اسی بات پر زور دیتے ہین کہ مسیح کو جھوٹا ملایا جاوے اس کی پیشگوئی غلط ثابت کی جاوے۔ اس کے دشمنون کو (یعنی یہود) کو ڈگری دی جاوے اور یہ کہا جاوے کہ صلیب پر مر کر کفارہ ہوا جو کہ واقعات کے صریح خلاف ہے اور عیسائیت کے نادان دوست یہ نہین خیال کرتے کہ اس سے خود انہی کے مذہب پر زد آتی ہے کہ مسیح کی زندگی مین صرف ایک ہی ایسا نشان ہی کہ جسپر زور دیا جا سکتاہے کہ وہ پورا ہوا اور مثل یونس نبی کے مسیح صلیب پر نہین مرا بلکہ زندہ رہا اور زمین پر ہی مرا ترقی کے مضمون نگار نے اہل اسلام کو عیسائیت کا نادان دوست اس لئے قرار دیا ہی کہ وہ کسی نبی کی ایسی ناکام موت کو جو کہ مسیح کو پیش آئی اس کی شان نبوت کے خلاف خیال کرتے ہین اور اسی لئے وہ یہ تسلیم نہین کرتے کہ مسیح ہی صلیب پر چڑہا بلکہ ایک شخص اس کی شکل بنگیا تاکہ مسیح کی شان مین فرق نہ آوے اور وہ کاذب مدعیان نبوت کی فہرست مین شامل نہو سکے لیکن اُسے معلوم نہین کہ یہ عقیدہ ہرگز اہل اسلام کا نہین کہ مسیح کی شکل کا کوئی اور بنگیا تھا اہل اسلام کی مقدس کتاب قرآن کریم بڑے بین دلائل سے صعود مسیح کی نفی کرتاہے اور طبعی مسیح کی موت کا قائل ہے احادیث سے بھی اسیطرح مسیح کی طبعی وفات ثابت ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہی مذہب تھا آئمہ اربعہ اور دیگر بزرگان ملت ہرگز سے ہرگز صعود مسیح کے قائل نہین ہین سب طبعی وفات کے قائل ہین حتی کہ اس زمانہ کے امام نے تو جن دلائل نیتو سے اس صعود کی نفی کو نقلاً وعقلاً والہاماً ثابت کیاہے اس کی نظیر ازمنہ گذشتہ مین کبھی نہین ملتی ہان یہ عقیدہ اہل اسلام کا درست ہے کہ کسی نبی کی موت ناکامی کی موت نہین ہوتی اور اسی لئے ان کا ایمان ہے کہ مسیح صلیبی موت سے بچکر طبعی موت سے مرا۔ اور یہ راقم مضمون کی دہوکہ دہی ہے کہ وہ لاکن شبہ لہم کو اس دلیل مین پیش کرتاہے کہ مسیح کی شکل کا کوئی اور آدمی بن گیا تھا۔ بلکہ یہ الفاظ لاکن شبہ لہم تو اسی واقعہ یونس کی تصدیق کرتے ہین کہ جیسے ان کشتی والون کو یہ شبہ گذرا کہ ہم نے چونکہ یونس کو سمندر مین ڈال دیاہے ضرور ہے کہ وہ مر گیا ہوا اسیطرح کا شبہ مسیح کے دشمنون کو لگا کہ چونکہ ہم نے صلیب پر چڑھا دیاہے اور یون بھی بہت سی آؤ بھگت کر لی ہو اس لئے ضرور ہے کہ وہ مر گیا ہو حالانکہ وہ مرا نہین تھا بلکہ یونس نبی کی طرح زندہ تھا اور پھر یونس نبی کی طرح زمین پر ہی فوت ہوا چنانچہ اس کی قبر سری نگر کشمیر محلہ خانیار مین موجود ہے پس ہم نہایت ہمدردی سے ہندوستانی عیسائیون کو کہتے ہین کہ وہ نمک حلالی سے مشن کی خدمات کو سرانجام دیوین اور مار آستین نہ بنین کہ خدا خدا کرکے ایک ہی پیشگوئی مسیح کی ایسی ملتی ہے جسپر پورا ہونے کا لفظ صادق آسکتاہے اور وہ اُسی صورت مین پوری ہوتی ہو کہ یہ مان لیا جاوے کہ وہ صلیب پر نہین مرا بلکہ زندہ اترا اور طبعی موت سے بعد ازان فوت ہوا +

باقی خرافات اور گندی گالیان جو کہ ترقی کے نامہ نگار نے ہمارے مخدوم اور آقا حضرۃ میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی ہین ان کا جواب ہم دینا نہین چاہتے بلکہ صبر سے کام لیتے ہین۔ ایسی گندی گالیان دیکر سوائے اس کے کہ وہ اپنے مسیحی اخلاق کا نمونہ دکھلاوین اور کیا حاصل کر سکتے ہین جب مسیح زندہ تھا تو اس نے اپنے حواریون سے کیا پھل پایا جو اب مر کر وہ تم سے پالیگا +

غریب ہندوستان ہر سال ۵۴ لاکھ روپیہ پادریون کی نذر کرتا ہی

بہت تھوڑے ہندوستانیون کو یہ حسرت خیز سرکاری راز معلوم ہوگا کہ غریب ہندوستان ہر سال ۵۴ لاکھ روپیہ مسیحی مذہب کی اشاعت مین صرف کرتا ہے سنہ ۱۸۱۲ء سے ہندوستان مین ایک محکمہ "انڈین اکلیسیزی اسٹیبل ایسٹبلشمنٹ" (ہندوستان کا روحانی محکمہ) کے نام سے قائم ہے جسمین سو بڑے بڑے پادریون مثلاً لارڈ بشپ کلکتہ (جو چار ہزار روپیہ ماہانہ پاتے ہین) کو تنخواہ ہین دیجاتی ہین پادری صاحبان موصوف نہ صرف تنخواہین ہی بلکہ قابل رشک انعام - پنشن - فرلو - رعایتی رخصت وغیرہ وغیرہ کے بھی مستحق سمجھے جاتے ہین اور ان تمام امور کے لئے خزانہ ہند کو جو بیحد غریب ہے ۵۴ لاکھ روپیہ سالانہ پادریون کی نذر کرنا پڑتا ہے یہ عجیب بیہودہ انصاف ہے - کہ ہندوستان ہندو اور مسلمان آبادی سرکاری طور پر ان واعظون کی تنخواہین دینے پر مجبور کی جاتی ہے جو ان کے (یعنی ہندو مسلمان وغیرہ کے) مذاہب کو جھٹلاتے اور ان کے عقائد کو ناقص بتلاتے ہین دنیا کے کسی اور حصہ مین ایسی منصفانہ مثال کہان ملے گی جہان ایک جماعت کو اس واعظ کی تنخواہ دینے پر مجبور کیا جائے جو شب و روز اس جماعت کی مرضی کے عین خلاف وعظ کرتا ہے - اس کے علاوہ اگر گورنمنٹ کہ جس کی نظر مین سب مذاہب کی یکسان عزت ہے جسطرح مسیحی مذہب کی عبادتگاہون اور اماموں کو روپیہ کی مدد دیتی ہے ملک کے دیگر مذاہب کے معبدون اور اماموں کی بھی مدد کرے تو بالکل قرین انصاف ہے +

پنجاب کے لئے ہائی کورٹ

بار ہا درخواست کی گئی کہ پنجاب مین چیفکورٹ کے بجائے ہائی کورٹ قائم ہونی چاہئے جس کے جج نسبتاً زیادہ بااختیار اور آزاد ہونے چاہئین - لیکن یہ درخواست شاید اس وجہ سے منظور نہین ہوئی کہ ہائی کورٹ قائم ہونے کی صورت مین اس کا تعلق براہ راست صاحب وزیر ہند سے ہوگا اور گورنمنٹ پنجاب و ہند کو اس پر وہ اختیارات نہین رہین گے جو اسے اس وقت چیفکورٹ کے متعلق حاصل ہین حال مین جب ہوس آف کامنز مین بجٹ ہند پیش ہوا - تو پنجاب کے سابق نامور بیرسٹر سر ولیم راٹیگن نے جو آجکل ممبر پارلیمنٹ ہین - مذکورہ تجویز کی تجدید کی اور بیان کیا کہ وہ حالات اس امر کے مقتضی ہین کہ پنجاب اور برہما کی چیف کورٹ کا درجہ ہائی کورٹ تک بڑہایا جاوے اور مجوزہ ہائی کورٹ کا وہی اعزاز اور اختیار ہو جو ہائی کورٹ صوبجات متحدہ کو حاصل ہے ہم امید ہے کہ سر ولیم راٹیگن صاحب کی تجویز پر کافی توجہ کیجائیگی اور عنقریب پنجاب کو زیادہ بااختیار جج رکھنے کا فخر حاصل ہوگا + (منہ)

فریبی تاجر

کمشنر صاحب کلکتہ لکھتے ہین کہ شہر مین ۳۸ - کارخانے ایسے ہین - جن کی دوکان شہر مین نہین مگر باہر اشتہارات بھیجتے ہین اور بڑے بڑے نام رکھے ہوئے ہین کمشنر صاحب بہادر کو مناسب ہے کہ بیرونجات کے اخبارات کی واقفیت کے لئے ان ۳۸ کارخانہ داران کے نام سے مطلع کرین کہ ان کے اشتہارات کی اشاعت بند ہو اور پبلک کو ان کی وجہ سے دہوکا نہ ہونے پاوے - پولیس اور پریس کا فرض ہے کہ ان حکمہ باز تاجرون کو بیرونجات کے باشندون کو ٹھگنے سے باز رکھین +

آتشین پروانہ

دنیا مین صدہا قسم کے جانور ہین کہ جن کے بدن سے شعلے نظر آتے ہین یہ آگ فاسفورس کی آگ کے مشابہ ہوتی ہے فلاسفرون کا قول ہے اور تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ ان کے بدن کے چمکنے والے حصہ مین فاسفورس مادہ ہوتا ہے جس وقت یہ جانور پر کھولتا ہے تو مادہ کو ہوا لگنے سے آکسیجن گیس کے سبب اسمین شعاع پیدا ہو جاتی ہے - نر کی بنسبت مادہ مین یہ مادہ زیادہ ہوتا ہے مادہ اپنے نر کو دیکھکر فرط محبت سے زیادہ شعاع نکالتی ہے ملک ہند مین تو صرف جگنو ہی ہوتے ہین جو رات کو تارون کے جھرمٹ کی طرح چمکتے ہین اور ان کو سورج کی شعاع کے سبب بالکل معمولی کرم معلوم ہوتے ہین مگر ملک امریکہ مین اس قسم کے پتنگے قدیم اقسام کے پائے جاتے ہین جن کی شعاع ان سے بہت زیادہ ہوتی ہے امریکہ کے اصلی باشندے جن کو انڈین کہتے ہین ان پتنگون کو اپنے ہاتھ پاؤن سے باندھکر رات کو ان کی روشنی سے سفر کرتے ہین - عورتین رات کو ان کی شعاع مین چرخا کاتتی ہین اور گھر کا کاروبار کرتی ہین بعض آتشین کرم اس قدر بڑے ہوتے ہین کہ لوہے کے جالی دار پنجرون مین دوسرے جانورون کی طرح بند کرکے پالے جاتے ہین ان کو نیم گرم پانی مین نہلا کر رات کو پونڈے کا رس کھلا کر پالتے ہین - ملک افریقہ اور جنوبی امریکہ مین اس قسم کے آتشین کرم بہت ہین +
(نیر آصفی)

طبی نوٹ

حمل مین جنین کی تبدیلیان اور وزن

تین ہفتہ سے ایک مہینے تک

جنین کی لمبائی تہائی انچ کے برابر ہوتی ہے - اور وزن بیس گرین تک ہوتا ہے (پندرہ گرین ایک ماشہ کے برابر ہوتے ہین) جنین کی شکل اس وقت سانپ جیسی ہوتی ہے - ایک سرا گول اور دوسرا سرا دم کی طرح باریک ہوتا ہے - منہہ کے موقعہ پر ایک خفیف سا نشان اور آنکھون کی دو سیاہ سیاہ نقطے نظر آتے ہین ڈیڑھ مہینہ کے بعد جنین کی لمبائی آدھ انچ سے تقریباً ایک انچ اور وزن ۴۰ گرین سے ۷۵ گرین یعنی پانچ ماشہ تک ہوتا ہے اس وقت سر اور سینہ - کھوپری اور چہرہ کے درمیان فرق معلوم ہوتا ہے ناک - منہہ - آنکھون اور کانون کے سوراخ نمایان ہوتی ہین - ہاتھون کی انگلیون کے نشان ظاہر ہوتے ہین ناف کا نشان بھی نمایان ہوتا ہے - آنول کی بنیاد پڑنے لگتی ہے - دو مہینے کا جنین طول مین ڈیڑھ انچ سے چار انچ تک اور وزن مین آٹھ ماشہ سے بیس ماشہ تک ہوتا ہے اس وقت ناک - ہونٹون اور آنکھون کے پپوٹون کی بنیاد شروع ہوتی ہے آلات تناسل نمودار ہوتے ہین - مقعد کی جگہ ایک سیاہ نقطہ نظر آتا ہے - پھیپڑون - جگر اور تلی کی بنیاد پڑتی ہے - معدہ اور انتین پیٹ کے جوف کے اندر ہوتی ہین آنول کی شکل بننی شروع ہوتی ہے تین مہینے کے جنین کا طول دو انچ سے چھ انچ تک اور وزن آدھی چھٹانک سے ڈیڑھ چھٹانک تک ہوتا اس وقت سر بہ نسبت دوسرے اجزا کے بڑا اور پھولا ہوا معلوم ہوتا ہے ہونٹ اور آنکھون کے پپوٹے ایکدوسرے سے ملے ہوئے ہوتے ہین ہاتھون کی انگلیان ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتی ہین اعضائے تناسل اُبھر آتے ہین اگر ان کو آتشی شیشہ مین دیکھین تو نر اور مادہ مین امتیاز دکھائی دیتا ہے دل کے دونون خانے ایک دوسرے سے علیحدہ نظر آتے ہین آنول جسم سے علیحدہ ہوتا ہے - چار مہینے کے جنین کی لمبائی ساڑھے چار انچ سے ساڑھے چھ انچ تک اور وزن ڈیڑھ چھٹانک سے چار چھٹانک ہوتا ہے - اس وقت جنین کے بدن کی جلد کسی قدر بھاری ہوتی ہے - منہہ کھل جاتا ہے ناخنون کی بنیاد پڑنے لگتی ہے - اعضائے تناسل اچھی طرح اُبھرے ہوئے اور نمایان ہوتے ہین - پتہ کی بنیاد پڑنی شروع ہوتی ہے جسمین صفرا رہا کرتا ہے - کان کے اندر کی ہڈیان پوری اور مضبوط ہو جاتی ہین - پانچوین مہینے کے جنین کی لمبائی چھ انچ سے ساڑھے دس انچ تک اور وزن ڈہائی چھٹانک سے آدھ سیر آدھی چھٹانک تک ہوتا ہے اس وقت سر پر روان نمودار ہوتا ہے ناخن اچھی طرح ظاہر ہو جاتے ہین - دل اور گردے بھی نظر آتے ہین مثانہ بھی صاف دکھائی دیتا ہے چھ مہینے کے جنین کا طول آٹھ انچ سے ساڑھے تیرہ انچ تک اور وزن آدھ سیر سے ایک سیر ایک چھٹانک تک ہوتا ہے - جنین کے بدن کی جلد کسیقدر ریشہ دار ہوتی ہے اور اس پر ایک قسم کی گاڑھی اور لیسدار رطوبت چھائی رہتی ہے آنکھون کے پپوٹون کے کنارے ابھی نا ہموار دکھائی دیتے ہین جگر صاف

مکتوب حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

ذیل کا خط ایک شیعہ صاحب کے خط کے جواب میں ہے جو کہ السلسلہ سے خاص ہمدردی رکھنے والے میرے گرامی قدر دوست سید محمد شاہ صاحب نے پشاور سے روانہ کیا ہے۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

مکرمی اخوی مولوی سید حسین صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپکا عنایت نامہ مجھکو ملا تعجب ہے کہ جس حالت میں اس عاجز کے الہام کی نسبت شکوک و شبہات ہیں تو میرا الہام کیونکر آپکو تسلی بخش ہوگا یہ تمام دعوے بھی الہام ہی پر مبنی ہیں پھر جب آپنے لکھا ہے کہ آپنے حد سے بڑھکر ایک بڑے پایہ پر قدم رکھا اور کتاب اللہ واحادیث کے صریح معنوں کو چھوڑ دیا تو پھر اس حالت میں آپ کسی دوسرے الہام کو کب عزت کی نگاہ سے دیکھیں گے عزیز من نہ مین نے قرآن کریم چھوڑا اور نہ احادیث رسول صلعم کو لیکن جو لوگ قرآن اور حدیث مین غور نکرین ان کا علاج مین کیا کرون۔ مین نے اپنی کتاب حمامۃ البشری اور رسالہ اتمام الحجۃ اور نور الحق وغیرہ مین ان مضامین کو بسط سے لکھا ہے۔ پھر اگر کوئی نہ سمجھے تو اس کا علاج انسان کے ہاتھ مین نہین سچ کے دہونڈنے والے فروع پر زور نہین مارتے بلکہ اصول کو دیکھتے ہین پھر جب قرآن اور حدیث اور آثار صحابہ اور آئمہ دین کے صریح اقرار سے ثابت ہوگیا کہ حضرۃ عیسیٰ فوت ہوگئے تو آپکے عالم مین مسیح کو آسمان سے اتارنا چاہتے ہین اگر آپ میرے پاس آوین یا میری کتابون کو غور سے دیکھین تو مین ہرگز باور نہین کرتا کہ آپ اس بیہودہ اعتقاد سے ایک ساعت کے لئے بھی قائم رہ سکین مگر انصاف شرط ہے اور امید رکھتا ہون کہ آپ منصف مزاج ہونگے صرف قلت معلومات آپکو مانع ہو رہی ہے کیا عمدہ ہو کہ آپ ایک یا دو ہفتہ کے لئے میرے پاس آجاوین تا آپ کی پوری تسلی ہو اور آپ کا ایمان اس صدمہ سے بچ جاوے جو غلط فہمی کا لازمی نتیجہ ہوا کرتا ہے۔ آپنے قلم اٹھا کر کبھی باتین ایسے طور سے لکھدین جو تقوے سے بعید ہین اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لاتقف ما لیس لک بہ علم۔ افسوس آپ کو پیشگوئیون کا حال معلوم نہین وہ تو درحقیقت پوری ہوچکی ہین مگر آپنے کتابین نہین دیکھی ہین مین آپ پر یہ الزام نہین لگاتا کہ آپنے عمداً حق سے گریز کی ہے۔ خدا تعالیٰ ہر مومن کو اس بیجا حرکت سے محفوظ رکھے مگر بیشک آپ پر یہ الزام ہے کہ آپنے باوجود بے خبری کے جلدی رائے ظاہر کردی مومن کی یہ شان ہونی چاہیے کہ وہ جلدی نکرے اور فدک کی بابت جو آپکو گھبراہٹ ہے مین اس مین تعجب ہی کرتا ہون کہ یہ گھبراہٹ کیون ہے۔ علماء کے اتفاق سے باغ فدک غنیمت کی اس قسم سے تھا جسکو فی کہتے ہین چنانچہ علمائے شیعہ بھی اس کے قائل ہین اور قرآن کریم کی نص صریح سے ثابت ہوتا ہے کہ فی مین نہ ہبہ ہوسکتا ہے اور نہ تقسیم ہوسکتی ہے اسصورت مین اگر حضرۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فدک کا دعوےٰ کیا تو حضرت فاطمہؓ کی غلطی ہے قرآن شریف فرماتا ہے کہ فی ایک مشترک چیز ہے جسمین مہاجرین ابن السبیل اور ذوالقربےٰ وغیرہ سب داخل ہین پھر وہ حضرۃ فاطمہ کو کیونکر دیا جاتا چنانچہ یہی مقدمہ حضرۃ عمر رضؓ کے خلافت کے وقت حضرۃ علےؓ وحضرت عباس نے حضرت عمر رضؓ کے سامنے پیش کیا تھا اور ہر ایک نے اپنے حق کا دعوےٰ کیا تو حضرۃ عمر رضؓ نے ان کے حوالہ اس شرط سے کردیا کہ وہ اس کے متولی ہوکر وہ تمام حقوق ادا کرین جو قرآن شریف مین درج ہین اور انہون نے تقسیم کی درخواست کی تو وہ نامنظور ہوئی حضرۃ علی رضؓ نے حضرۃ عمر رضؓ کے سامنے ذکر کیا کہ باغ فدک آنحضرتؐ نے حضرت فاطمہ رضؓ کو ہبہ کردیا تھا مگر حضرت عائشؓ نے اس بیان کی تکذیب کی اور اس کی صحت سے انکار کیا غرض فی مین نہ تقسیم ہوتی ہے نہ ہبہ ہوتا ہے۔ قرآن شریف کے اگر کوئی معارض حدیث ہو تو وہ ترک کرنے کے لائق ہے شیعون کی معتبر کتاب کلینی مین لکھا ہے اگر کوئی حدیث قرآن کے مخالف ہو تو وہ قبول کرنے کے لائق نہین اور آپ کی یہ کس قدر غلطی ہے کہ آپ خیال کرتے ہین کہ سلیمان داؤد کا وارث ہوا آپکو معلوم نہین کہ حضرۃ داؤدؑ کے انیس بیٹے تھے پس اگر یہ مال کے وارث ہین تو سلیمان کی تخصیص سے معنی فاسد ہوتے ہین اس لئے آیت کے معنے یہ ہین کہ داؤد کی نبوۃ و داؤد کی بادشاہی داؤد کا علم حضرۃ سلیمان کو ملا بھائیون کو نہین ملا پس یہ آیت تو اہل سنت کے مفید ہے نہ شیعہ کے کیونکہ اس آیت سے صاف پایا جاتا ہے کہ دوسرے بھائی ان چیزون کے وارث نہین ہوئے جن کا سلیمان وارث ہوا اسیطرح تورات سے ثابت ہوتا ہے کہ موسیٰ اپنے باپ کا وارث نہ ہوا اور نہ موسیٰ کا بیٹا اس کا وارث ہوا۔ ایسا ہی انجیل سے ثابت ہے کہ حضرۃ مسیح جن کے چار بھائی اور تھے یعنی یعقوب وغیرہ یہی بھائی حضرۃ مریم کے وارث ہوئے اور حضرۃ مسیح نے صاف لفظون مین وراثت سے دست برداری ظاہر کی پھر دیکھئے کہ یہ حدیث لانورث وماترکناہ فہو صدقۃ جو حضرۃ ابوبکرؓ نے سنائی ہے اس کی ہم مضمون کلینی مین ایک حدیث موجود ہے اور کلینی شیعون مین وہ کتاب ہے جو اس کی شان مین شروع مین لکھا ہے کہ مہدی موعود صاحب الزمانؑ اس کی تصدیق کردی ہے گویا صاحب کلینی نے یہ کتاب ان کو دکھلا کر اور انھون نے اس کی صحت کو تصدیق کیا پھر جب کہ ایسی مقدس کتاب مین یہ لکھا ہوا ہے کہ جو حدیث قرآن کے مخالف ہو وہ ردی ہے اور نیز یہ کہ وراثت دنیا کا مال نہین ہوتی یہ فیصلہ شیعون کے اقرار سے ہوگیا باقی رہا یہ وہم کہ حضرۃ فاطمہ رضؓ نے کیون دعوی کیا اس کا جواب یہ ہے کہ حضرۃ فاطمہ رضؓ کو فدک سے کچھ ملتا ہوگا اور شاید آنحضرۃ صلعم نے مجمل طور پر کچھ فرمایا ہوگا سو بشریت سے حضرۃ فاطمہ کے اجتہاد مین غلطی ہوئی کہ انھون نے کہہ دیا کہ یہ سب میرا مال ہے اور قابل تقسیم ہے علاوہ اس کے اس آثار کے لفظ محفوظ نہین خدا جانے حضرت فاطمہ رضؓ نے کیا کہا اور راوی نے کیا یاد رکیا۔ قرآن شریف مقدم ہے اور اگر حضرت فاطمہ جناب الصدیق رضی اللہ عنہ سے آزردہ ہو ںلیکن تو کچھ بات نہین جب وہ خود غلطی پر ہین تو ان کی آزردگی کچھ چیز نہین ہے۔ حضرۃ ابوبکر خلیفۃ اللہ تھے ان کا حکم خدا کا حکم تھا۔ والسلام خاکسار غلام احمد۔

نِہہ کلنک اوتار

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید در شور بوم و خس

ان دنون جبکہ خدا کے فضل کی باد بہاری سے حضرۃ اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھون صحیح عقائد۔ راستی۔ اخلاق اور پاکیزگی کی پودے لگائے جارہے ہین اور سعید طبیعتون کی زمینین پاکیزہ اور خوش نما دل و دماغ کو معطر کرنیوالے گل و بوٹے پیدا کررہی ہین سنت اللہ کے موافق یہ ضروری ہے کہ اس کے مقابل کذب اور افترا کے خاردار بوٹے بھی ضرور نشوونما پاوین اور وہ

تمام زمینین جوکہ اوپر سے تو پاکیزہ نظر آتی تھیں مگر ان کے اندر بد اخلاقی اور ناپاک عقائد کا ایک سڑا اس مدفون تھا وحی کی بارش کے نزول سے اپنی اپنی بو دیکر سلیم الفطرت انسانون کو موقعہ دیوین کہ وہ خبیث اور طیب مین امتیاز کرین اور نور کو ظلمت سے پرکھین خدا تعالےٰ کے قانون فطرت مین یہ ضدین انسان کی راہبری کا ایک بڑا ذریعہ ہین اگر یہ نہو تین تو پھر حق اور راستی کا قدردان پیدا نہ ہوسکتا تھا کیونکہ ہر ایک شئی کی قدر و منزلت مقابلہ سے ہی معلوم ہوتی ہے اور پھول کی خوبی اور لطافت تب ہی معلوم ہوتی ہے کہ جب خار بھی اس کے پہلو مین ہون +

گر نہ بودے درمقابل روئے مکروہ سیاہ
کس چہ دانستے جمالِ شاہد گلفام را
روشنی را قدر از تاریکی است و تیرگی
وز جہالت ہاست عزّ و فر عقلِ تام را

جبکہ ہمارے آقا اور مالک حضرۃ میرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے منجانب اللہ ہونے کا دعوےٰ دنیا مین کیا ہے اور اپنی صداقت کے معیار پیش کئے ہین تب سے ہم دیکھتے ہین کہ آپ کی عین حیات مین کئی مدعی اس قسم کے اٹھ چکے ہین کہ جنھون نے ایک خدا سے تائید یافتہ کی حیثیت مین دنیا کے آگے اپنے آپ کو پیش کیا ہے اور انہین سے ایسا کوئی نہین ہوا کہ جسکو اس جری اللہ فی حلل الانبیاء شیر خدا نے اپنے مقابلہ کے لئے نہ للکارا ہو اور پھر جو مقابلہ پر آیا ناکامی کی تلوار کا شکار نہ ہوا ہو ہندوستان مین جس قدر مذاہب ہین انہی کے زمانہ مین ہر ایک مین ایک طبعی جوش پیدا ہوا اور فرداً فرداً ہر ایک نے کروٹ لی - ہندؤن مین سے آریہ سماج دیو سماج - برہمو سماج بنی - عیسائیون مین الیاس اور یسوع نے ڈوئی اور پگٹ کے نام پر دوبارہ جنم لیا - چوڑہون کے بزرگ بالمیک کی روح کا اپنے اندر حلول ہونیکا دعوےٰ ایک شخص امام الدین نامی نے کیا جو بلا کسی قسم کی کامیابی دیکھنے کے بڑی حسرت اور ناکامی سے مرا - ہماری رائے مین ایک صادق مدعی منجانب اللہ کے دعاوی کے وقت ایسے دوسرے دعویداروں کا پیدا ہونا ضروری امر ہے کیونکہ خدا کی طرف سے مامور ہونے کا دعوےٰ ایک ایسا دعوےٰ ہے جو اپنے اثبات کے لئے موٹے سے موٹے اور باریک سے باریک دلائل کو چاہتا ہے +

عام دنیا کا مذہب عموماً اسباب پرستی ہوتا ہے اس لئے ایک صادق کی تائید مین جب اللہ تعالےٰ اس کی کامیابی کے وسائل مہیا کرنا چاہتا ہے جیسے ان دنون حضرۃ مسیح موعود کو اللہ تعالےٰ نے کسر صلیب کے لئے پیدا کیا تو ساتھ ہی عیسائی دنیا مین عیسویت کی تردید کے لئے ایک نفخ روح کیا ہے تو اس سے اسباب پرست دہوکا کہاتا ہے اس لئے ان کی سرکوبی کے لئے ضرور ہے کہ اور بھی ایسے مدعی پیدا ہون اور وہ بلحاظ اس کے کاذب ہین ہر ایک قسم کے ذرائعہ کامیابی کو حاصل کرنے کی کوشش کرین مگر چونکہ فضل الہی اُن کے شامل حال نہین ہوا اس لئے ضرور ہے کہ بالمقابل ایک مامور من اللہ کے ناکام ہوکر صادق کی صداقت پر مہر لگا دین اور اس طرح سے ایک اسباب پرست پر حق کی حجت قائم ہو اور اسی لئے ہم کو اس امر پر کمال خوشی ہے کہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت پر - جب اس قسم کے کاذب کہ جن کے وجود کی ایک صادق کے اثبات دعوے کے لئے سخت ضرورۃ تھی کیونکہ یہ ایک ایسا معیار ہے جو کہ صدیون تک جب تک دنیا قائم ہے برابر قائم رہیگا اور آئندہ آنیوالی نسلین تواریخ کے ورق گردان کرتے ناخت کر سکین گی - کہ فلان فلان زمانہ مین اس قدر لوگون نے منجانب اللہ ہونے کا دعوےٰ تو کیا مگر آخر کار انہین سے کامیابی کا تاج صرف اسی کو حاصل ہوا جو کہ صادق تھا - اور یہ نظیرین زمانہ حال اور آئندہ کے مومنون کے لئے زیادتی ایمان کا باعث ہین +

جس قدر ایسے مدعی زیادہ ہون اسی قدر صادق کے دعاوی کی ثبوت کا پہلو زیادہ قوی ہوتا ہے اور اسی لئے ہمین یہ خبر پڑھکر خوشی ہوئی ہے کہ لاڑکانہ ملک سندھ مین ایک صاحب بنام کیول رام ولد جدم داس نے نہ کلنک اوتار ہونیکا دعوے کیا ہے اور اس کے متعلق ایک اشتہار بھی دیا ہے جس کی نقل ہم ناظرین کی اطلاع دہی کے لئے درج کرتے ہین

اشتہار

ایڈورڈ ہفتم نہ کلنک راج کیول رام نہ کلنک اوتار

عوام الناس کے لئے خوشخبری

دنیا سے رنج و محن کو دور کرنے کے اور پاکبازی کا راہ تعلیم کرنے کے لئے قادر مطلق خدا نے مجھ سے گفتگو کی ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ اس پاک گفتگو سے تم سب کو آگاہ کردون یہ علم جو مجھے ملا ہے سب سے اول **شہزادون اور ان کے وزیرون کو دیا جاوے گا** اور تب اسے عوام الناس کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاوے گا اس لئے مین نے ایسے امر پر ایڈورڈ ہفتم - بمبئی کے گورنر اور نیز اخبار ٹائمز آف انڈیا - سندھ سدھار - بر بھا تام سندھی سکھر کے ایڈیٹرون کی طرف لکھہ کر روانہ کیا ہے جس کا خلاصہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے :-

" مین کیول رام ولد جدم داس لاڑکانہ (سندھ) کا باشندہ جو کہ قادر مطلق کا بیٹا - یا پیارا - یا دوست - یا نبی ہون تم کو اطلاع دیتا ہون کہ خدا سے تعلق باندھنے مین جب مین نے اعلی درجہ کا آنند حاصل کیا تو مجھے حکم ملا کہ سچا علم نوع انسان کو دون تا کہ ان کے دل ان توہمات سے نجات پا دین جن کا وہ شکار ہوئے ہوئے ہین اور ان کی اخلاقی حالت اور پاکیزگی کو جو کہ ادنیٰ ترین درجہ پر پہونچ چکی ہے اعلی حالت تک پہونچاؤن - اسیطرح جیسے اس سے پیشتر الوالعزم نبیون کو یہ صفات عطا کئے گئے تھے - اسی طرح میری درخواست پر قادر مطلق نے مجھ سے ایک مضمون پر ایک پاک گفتگو کی ہے جسکو مین نے اس کے حکم سے ایک سات سو صفحہ کی قلمی کتاب مین تحریر کیا ہے اس مقدس گفتگو کو سننے کے لئے ایک مجلس مین اپنے شاہزادون رئیسون اور عالمون کو جمع کرو - اور ایک تاریخ مقررہ پر مجھے بلاؤ اور اسے سنکر بغیر رو رعایت کے اندازہ کرو اور اپنی رعایا اور کل بنی نوع انسان مین اسے شائع کرو "

اس کے متعلق صرف بھاداس سکھر کے سندھی اخبار نے ۱۴ و ۱۵ جولائی کے اشتو مین الگ الگ طعن آمیز باتین لکھی ہین مین نے ان کو جواب مین لکھا کہ جو سلوک پہلے اوتارون سے ہوتا رہا مجھے بخوبی علم ہے - مثال کے طور پر دیکھو کہ سری کرشنا کو اس کے ہمعصر شہزادون اور رشتہ دارون نے عزت کی نگاہ سے نہین دیکھا اور اس کو مکھن کا چور اور اہیر کا پوت کہتے رہے - عیسیٰ ع کو اس کی قوم نے سولی پر چڑہا دیا - بارہ حواریون مین سے ۱۱ کا تو مطلق اُس پر ایمان ہی نہ تھا اور ایک جو ایماندار تھا وہ بھی ایک عرصہ کے لئے قائم نہ رہ سکا - پیغمبر محمدؐ کو اس کے گھر مکہ سے اس کے باپ نے نکال دیا اور وہ مدینہ مین رہنے کے لئے مجبور ہوئے ان کے چار دوستون مین سے بڑا دوست علیؓ تھا جسکو انہون نے اپنی لڑکی بیاہ دی تھی اور جو کہ اس دنیا کے بندھنون سے آزاد تھا - گرو نانک کا نام سنکہ...... رکھا تھا اور اُس کا باپ اور طاولا داس سے منکر تھی مریدون مین سے صرف گرو انگد کو انھون نے اپنا مخلص معتقد پایا اور اُسی کو جانشین نمایا اس لئے اس امر کی کچھ بھی پرواہ نہین ہے اگر مجھ پر بھی ٹھٹھا اور ہنسی کی جاوے لیکن ان کو چاہیے کہ میری خط و کتابت کی خوب اشاعت کرین +

سندھی اخبار کا ایڈیٹر اپنے ۲۵ جولائی کے اشتو مین لکھتا ہے کہ اس کی طرف اشاعت کے لئے لمبے لمبے لکچر روانہ کرنے بے فائدہ ہین اگر مجھے اپنی شہرۃ مطلوب ہے تو یہ اخبارون اور رسالون سے ہونی چاہئے -

برٹش نہ کلنک حکومت کے ماتحت ریل تار برقی - اور

ذاک خانون کے ذریعہ سے اتحاد اس درجہ تک پہونچگیا ہے کہ جو ممالک ہزارون کوس کے فاصلے پر ایک دوسرے سے تھے اب ایک ہو گئے ہین اس نہ کلنک سلطنت کی طرح مجھ نہ کلنک اوتار کو حکمت کا ایک سمندر عطا کیا گیا ہے

پس اگر مین اپنے آپ کو نبی - برگزیدہ - یا خدا کا بیٹا پکارون تو یہ ہرگز جھوٹ نہو گا - مجھے اس بات کا فخر نہین کہ مین ایک ملعون کرامتی یا بنگالی معجزہ نما یا بری روحون اور اتردن کا معالج ہون بلکہ مجھے قوت بیانیہ عطا کی گئی ہے اور مجھے یقین ہے کہ تمام نوع انسان کی اس سے خدمت بجالائی جاسکے گی +

اخبار نویسون کو بھی نہین چاہئیے کہ وہ صرف گپین مارتے رہین یا سرکاری ملازمون کی نکتہ چینی ہی کرتے رہین اور جس سچ کو مین نے لکھا اس کے اندراج کی کوئی جگہ ہی نہو مین نے اس امر کے لئے اپنی زندگی کو وقف کر دیا ہے اور بڑی جرأت سے شاہنشاہ اس کے وائسرائے اور گورنر کو دعوت کی ہے اور اپنے منصب کے لائق اپنے آپ کو طیار کئے بغیر مین نے یہ کام نہین کیا ہے +

اب مین تمام لوگون کو اپیل کرتا ہون کہ وہ لوکل افسرون کی معرفت اپنے بادشاہ کو جرأت دلادین کہ وہ ایک ایسے سچے اصول کی منادی کے واسطے ایک تاریخ اور جگہ مقرر کر

اے بھائیو خدا تم سے راضی ہوا ہے اور اس لئے اس نے یہ کام میرے سپرد کیا کہ راستبازی کی راہ مین تمہاری امداد کرون - جب تم اس سچے اصول کو سن لوگے تو ہمیشہ حکمت سے منور ہوگے - اس لئے اے بھائیو اپنے بادشاہ کو عرضیان بھیج بھیج کر جرأت دلاؤ کہ وہ سچے اصول کو سنے ورنہ تکلیف اُٹھاؤ گے -

خدا کی وصیت سے یہ اشتہار دیا گیا ہے یقین کرو اور شک نکرو - اس اشتہار کی نقل بادشاہ اس کے فاضل وزرا، وائسرائے گورنرون اور سندھ کے کمشنر سے لے کر مختار کارون تک روانہ کی جاوے گی +

کیول رام ولد جدرم داس
باشندہ لاڑکانہ

ملفوظات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

۲ ستمبر سے لغایت ۱۰- ستمبر ۱۹۰۳ء تک

مورخہ ۵ اور ۶ کو حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی طبیعت ناساز رہی اور صرف چند کو ظہر کے وقت آپ تشریف لائے باقی کل اوقات مین آپ شامل نماز با جماعت ہوتے رہے ان تاریخون مین سوائے چند ایک کے اور کوئی اذکار قابل ابلاغ ناظرین نہ ہوئے اس لئے جس قدر ہوئے ہم ان کو یکجائی طور پر ہدیہ ناظرین کرتے ہین +

رؤیا اور الہام

۳- ستمبر کو آپ نے فرمایا کہ اسہال آنے سے میری طبیعت مین کچھ کمزوری پیدا ہوگئی - ایک تھوڑی سی غنودگی مین کیا دیکھتا ہون کہ میرے دونون طرف دو آدمی پستولین لئے کھڑے ہین اس اثنا مین مجھے الہام ہوا

فی حفاظتہ اللّٰہ

ایک دن بوقت ظہر فرمایا کہ ہیضہ کے لئے ہم تو نہ کوئی دوا بتلاتے ہین نہ نسخہ صرف یہ بتلاتے ہین کہ راتون کو اُٹھکر دعا کرین اور اسم اعظم رَبِّ کُلُّ شَیْئٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِی وَانْصُرْنِی وَارْحَمْنِی - اس کی تکرار نماز کے رکوع سجود وغیرہ مین اور دوسرے وقتون مین کرین یہ خدا نے اسم اعظم بتلایا ہے +

وبائی امراض سے حفاظت

مورخہ ۹- ستمبر کو آپ نے فرمایا کہ مجھے الہام ہوا - سلام علیکم طبتم پھر چونکہ بیماری وبائی کا بھی خیال تھا اس کا علاج خدا تعالےٰ نے یہ بتلایا کہ اس کے ان نامون کا ورد کیا جاوے -

یَا حَفِیْظُ - یَا عَزِیْزُ - یَا رَفِیْقُ

رفیق خدا تعالےٰ کا نیا نام ہے جو کہ اس سے پیشتر اسمائے باری تعالےٰ مین کبھی نہین آیا +

فرمایا بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہین کہ فلان فلان مقام پر کیون طاعون نہ آئی یہ ان کی غلطی ہے اصل علامت اس زمانہ کی جسمین مسیح اور مہدی نے آنا ہی طاعون ہے اس مین شرط کوئی نہین لکھی کہ وہ ضرور ہر جگہ پڑے +

جس شخص کو ہمارا علم ہوگا وہ تو فائدہ اُٹھائیگا مگر یہ ضرور نہین کہ ہر ایک کو ہمارا علم ہو ممکن ہے کہ بعض مقامات ایسے ہون کہ ابھی تک ان کو اس امر کی خبر بھی نہین کہ ہمارا یہ دعوٰے ہے -

خدا تعالےٰ کا کلام ایک ایک لفظ سچا ہے اور خدا تعالےٰ متفقین کیساتھ ہوتا ہے - بڑی نشانی ہماری صداقت کی یہ ہے کہ ایک دنیا ہماری مخالفت مین ہو اور بلحاظ مال و زر و تعداد کے وہ ہم سے بڑھ چڑھ کر ہون مگر پھر ان کو کامیابی نصیب نہو اور ہم غالب ہو جاوین - یہ بات پیشگوئی کے رنگ مین پوری ہوتی ہے - اور اگر پیشگوئی نہ بھی ہوتی تو بھی یہ معرکہ تعجب انگیز تھا کہ باوجود اس کثرت کے اور جوش کے مخالفون کی کل تدبیرین خطا جاوین - مگر ساتھ ہی یہ بات بھی ہے کہ اس علیم اور خبیر خدا تعالیٰ نے اول ہی بتلا دیا تھا کہ باوجود اس قدر مخالفت اور تمام باتون کے یہ جماعت بڑھ جاویگی

موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ بنجانا اس زمانہ کے لحاظ سے ایک راز تھا ورنہ اسیطرح کے تماشہ تو آجکل ہوتے ہین اور جب تک کہ کسی کو خود نہ بتلایا جاوے - تب تک وہ انسان تعجب مین رہتا ہے اسیطرح سے وہ معاملہ ایک تھوڑے زمانہ کا اعجاز تھا اب اس کی حقیقت کیا سمجھ مین آسکتی ہے مگر اس وقت ایک وسیع وقت لوگون کو دیا گیا ہے کہ وہ خوب سوچین اور سمجھین +

ایک طرح سے ہمارے مخالف قابل رحم بھی ہین انہون نے اپنی ہانڈی سب نکالی مگر وہ سڑ گئی لیکن نکلی نہین ایک گروہ ان کا راتون کو اٹھکر دعائین مانگتا رہا مگر ایک نہ سنی گئی +

انسان کا جس قدر معاملہ خدا سے صاف ہوگا اسی قدر فہم بھی صاف ہوگا -

ہر ایک سفر مین استخارہ مسنون ضرور کر لینا چاہئیے +

خریداران البدر کو ضروری نوٹس

جو اصحاب ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء سے البدر کے خریدار ہین ان کی طرف سے نومبر اور دسمبر ۱۹۰۳ء کی قیمت ابھی تک وصول نہین اس لئے بذریعہ نوٹس ہذا ان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اکتوبر ۱۹۰۳ء کے آخیر تک ان کے ذمہ کا بقایا اگر وصول نہین ہوا تو یکم نومبر ۰۳ء سے اخبار ان کے نام بند ہوجاوے گا +

اور آئندہ ہر ایک خریدار کے آئندہ نئے سال کے لئے بھی یہی انتظام ہے کہ جس تاریخ کو ان کا حساب ختم ہوگا اس سے اگلی تاریخ کا نمبر اخبار ان کی طرف بلا وصول پیشگی قیمت جو کہ خواہ بذریعہ منی آرڈر ہو خواہ بذریعہ وی پی ہرگز روانہ نہوگا جو اصحاب وی پی کے ذریعہ قیمت ادا کرنا چاہتے ہین ان کو لازم ہے کہ بذریعہ کارڈ اطلاع دیوین ورنہ ہمارا یہ شیوہ ہرگز نہین ہے کہ سوائے ان اصحاب کے جن کی طرف سے ہین وی پی کر دیوین - ہمارے اس نوٹس سے وہ واجب الاحترام صحابہ مستثنےٰ ہین جن کی خدمتین نیازمندانہ طور پر ہم خود اخبار پیش کرتے ہین +

(مینیجر)

بغیر دوا کے علاج کا طریق - یعنی کتاب طب روحانی جسمین بطریق مسمریزم بیمار کا علاج ہوتا ہے - مصنفہ صوفی احمد جان صاحب احمدی مرحوم لودیانوی - بقیمت عمر علاوہ محصولڈاک - دفتر البدر سے مل سکتی ہے +

انوار الاسلام پریس قادیان دارالامان منشی محمد افضل کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا